رنگِ خیال

سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی ہر دور کے لیے فوز وفلاح

سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی ہر دور کے لیے فقط ذریعۂ نجات ہی نہیں بلکہ ذریعۂ فوز وفلاح بھی ہے کیونکہ فلاح کھیتی کے برومند ہونے اور پروان چڑھنے کو کہتے ہیں اور فوز کسی کامیابی کے حصول کو جب کہ نجات کے ساتھ کسی سزا، عذاب، بیماری، قرض اور مقدمے وغیرہ کا تصور ناگزیر ہے اور اس سے بچ جانا فقط نجات کہلاتا ہے اس لیے کوئی آئیڈل صورتحال نہیں ہے اور ویسے بھی نجات میں (Permanancy) نہیں ہوتی بلکہ اکثر عارضی پن ہوتا ہے جب کہ فوز وفلاح میں مستقل اقدار کارفرما ہوتی ہیں۔ یہ اقداران محکم قوانین پر مشتمل ہوتی ہیں جنھیں روبہ عمل لاکر ''نجات'' سے بہت ارفع واعلیٰ چیز میسر آتی ہے۔ سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کی عملی تفسیر ہے یعنی جو کچھ قرآن نے کہا وہ سب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کر دکھایا اور اب وہی ہمارے لیے نمونہ ہے۔ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآنی سیرت کا اعلیٰ ترین معیار ہیں۔ اگر آپ کی پیروی ناممکن العمل ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نمونۂ عمل نہ ہوتے۔ آپ کا نمونۂ عمل اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ جس طرح حضور نے قرآن کے ارفع واعلیٰ پروگرام کے مطابق ایک عظیم انقلاب برپا کیا ہے آپ کی پیروی کے نتیجے میں یہ کیسے ناممکن ہے کہ ویسا ہی انقلاب ایک بار پھر برپا نہ ہو جائے۔ میلا دالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عنوان سے منعقد ہونے والے اجتماعات اسی محوری فکر کے اجرا واعادہ پر مشتمل ہونے چاہیں اور دہشت گردی کے عالمی موحول میں ہمیں آپ کی رحمت اللعالمینی کے تصور کو واضح کرنا چاہیے۔ فی زمانہ ہمیں یہ تصور واضح کرنے کی اشد ضرورت ہے کیونکہ آپ کا نظام نہ صرف انسانوں کے لیے بلکہ پوری کائنات کے لیے رحمت ہے۔ رحمت کا لفظ رحم سے بنا ہے اور رحم جنین یعنی بچے کی پرورش گاہ کا نام ہے اس لیے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نظام میں تمام انسانوں کے لیے حیاتِ فکری وعملی، حیاتِ ذہنی وعقلی اور بتدریج نشوونما کا سامان رحمت کس طرح رکھ دیا گیا ہے۔ اسی لیے پروردگار عالم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمت اللعالمین قرار دیا ہے۔

محمد شکیل اوج